O

گفتگو میں ذکرِ ماضی آ گیا
اپنے گھر پھر ہر کوئی روتا گیا

وقت ٹھہرا ہے، گزر جاتے ہیں لوگ
وقت ہی یہ راز بھی بتلا گیا

دیکھ سکتا ہوں میں اب یہ سلسلہ
کیسے ماضی، حال سے فردا گیا

https://emad-ahmad.com/

جو جہاں بیٹھا تھا بیٹھا رہ گیا
مڑ کے دیکھا جس نے وہ پتھرا گیا

کیا کہوں، مل کر اسے جو دکھ ہوا
ایک بادل دل پہ آیا، چھا گیا

درد ہے اُس کی نگاہوں میں کہ وقت
اُس سے بھی جیتا مجھے بھی کھا گیا

وہ تو سورج تھا سو ڈھلتی عُمر میں
حسن اُس کا اور بھی بڑھتا گیا

غم دبے پاؤں پلٹ آیا عماد
تُو نے کیا سمجھا تھا یہ رشتہ گیا

https://emad-ahmad.com/